بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳   رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنج شنبہ

جلد ۳۳ | ۱۰ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ ہش | ۲۷ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ | ۱۰ مئی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۱۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت دردِ شکم کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج سر درد پیٹ درد اور ضعف کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

حضرت اُم ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو حرارت ہے دعائے صحت کی جائے۔

آج بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں حضرت مولوی شیر علی صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ دینیات کلاس کے نائب منتظم صاحب مجلس ہذا کے زیر انتظام ذکر حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موضوع پر ایمان افروز روایات سنا کر حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے سید احمد علی صاحب اور ڈاکٹر ...

روزنامہ الفضل قادیان ۲۷ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

احمدی نوجوانوں سے

(از ایڈیٹر)

قادیان ۹ مئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل مجلس میں جو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد تھی۔ احمدی نوجوانوں کو مخاطب کر کے جو نہایت ہی اہم ارشاد فرمایا۔ اسے جلد از جلد نوجوانوں تک پہنچانے کے لئے فی الحال اس کا مفہوم پیش کیا جاتا ہے۔ مفصل ارشاد انشاء اللہ بعد میں شائع کیا جائیگا۔

حضور نے فرمایا۔ میں احمدی نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ وہ حیرت انگیز تغیر خدا تعالیٰ نے ظاہر کر دیا ہے۔ جس کی بنیاد آج سے دس سال قبل میں نے تحریک جدید سے رکھی تھی۔ اب ہمارے نوجوان ان جانی اور مالی قربانیوں کا بنظر غائر مطالعہ کریں۔ جو اس جنگ میں متحارب قوموں نے پیش کی ہیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ ان کو دین کے لئے ان قوموں سے بڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کا موقعہ ملے۔ دنیا کے لئے جو قربانیاں کی جاتی ہیں۔ ان کے لئے ضروری نہیں ہوتا۔ کہ قربانیاں کرنے والوں کو ان کا نتیجہ بھی حاصل ہو۔ مگر خدا تعالیٰ کے ایک مامور اور نبی کے آنے پر جو لوگ اسے قبول کرتے ہیں۔ اور قبول کرنے کے بعد دین کے لئے قربانیاں کرتے ہیں۔ ان کو نتیجہ پہلے سے ہی بتا دیا جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسوقت جب صحابہ کرام سخت مشکلات میں پھنسے ہوئے تھے۔ اسلام ابتدائی حالت میں تھا۔ ہر طرف سے دشمن حملے کر رہا تھا صحابہ کو خدا تعالیٰ کا یہ ارشاد سنایا۔ کہ ان تکونوا تألمون فانھم یألمون کما تألمون و ترجون من اللہ ما لا یرجون۔ جہاں تک دکھ اور تکلیف کا سوال ہے۔ یہ ان (کفار) کو بھی پہنچتا ہے اور تم کو بھی۔ لیکن فرماتا ہے۔ تم میں اور ان میں ایک فرق ہے۔ اور وہ یہ کہ ان کے سامنے کوئی یقینی نتیجہ نہیں۔ مگر جب تم جنگ کے لئے نکلتے ہو۔ تو تمہارے سامنے یہ یقینی نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ ہم ہی جیتیں گے۔ گویا تمہارے دشمن مایوسی کی لڑائی لڑتے ہیں۔ مگر تم امید کی لڑائی لڑتے ہو۔ یہی فرق اس زمانہ میں ہم میں اور دنیا کے لئے لڑائی لڑنے والوں میں ہے۔ جرمن لڑائی لڑے۔ اور آخری چھ ماہ میں ان کی لڑائی نہایت مایوسی کی لڑائی تھی۔ مگر جتنی جانیں اس عرصہ میں انہوں نے قربان کیں۔ اتنی پہلے اس قدر عرصہ میں نہیں کیں۔ لاکھوں جرمن مارے گئے۔ اندازہ ہے کہ دس لاکھ کے قریب مارے گئے۔ اور بے تحاشہ جانے دیتے رہے۔ انہوں نے کہا کیا ہوا اگر ہمیں فتح اور کامیابی نہیں ہو سکتی۔ تو ہم ایسی حالت میں جینا بھی نہیں چاہتے۔ اس وجہ سے ایک ایک دن میں ایک ایک فرنٹ پر ۵۰۔ ۵۰۔ اور ۶۰۔ ۶۰ ہزار جرمن مارے گئے۔ غرض انہی شدت کے ساتھ وہ مایوسی کی حالت میں لڑے۔

اب اگر مومن کہلانے والوں میں غیرت ہو۔ تو خواہ وہ اس حد تک بھی سمجھیں کہ انہیں کوئی امید نہیں دلائی گئی۔ کہ وہ جیتیں گے۔ تو بھی انہیں دین کے لئے اس قدر تو قربانی کرنی چاہیئے۔ جتنی مایوسی میں جرمنوں نے دنیا کے لئے کی اور دین کے لئے کم از کم اس قدر قربانیوں سے پیچھے نہ رہنا چاہیئے۔ مگر مومنین کے لئے خدا تعالیٰ زائد چیز بھی پیش کرتا ہے۔ فرماتا ہے تم قربانیاں کرو۔ تمہاری قربانیاں رائیگاں نہ جائیں گی۔ دین اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔

غرض بڑی سے بڑی قربانیاں پیش کرنے کے لئے دوسروں کے مقابلہ میں ہمارے سامنے موجبات بھی بہت زیادہ ہیں۔ کیونکہ ہمارا مقصد بہت اعلےٰ ہے۔ اور محرکات بھی بہت زیادہ ہیں۔ کیونکہ جو امید ہم کو دلائی جاتی ہے۔ وہ کسی اور کو نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ کا مومنین سے وعدہ ہے۔ کہ اسلام کی خاطر جنگ کرتے ہوئے اگر تم زندہ رہو گے۔ تو فتح یاب ہو گے۔ اور اگر مر جاؤ گے۔ تو جنت میں جاؤ گے۔ غرض ہمارے لئے ہر حالت میں جیت ہی جیت ہے۔ آج ہم سے جان کی قربانی اس طرح نہیں طلب کی جا رہی جس طرح جنگوں میں پیش کی جاتی ہے۔ مگر دین کی اشاعت کے لئے گھر بار چھوڑنے۔ بال بچوں سے علیحدہ ہونے اور مسافرت کی تکلیفیں اٹھانے کا موقعہ تو ہے۔ ہمارے سامنے بہت بڑا کام پڑا ہے۔ اور اس کے لئے بہت کثرت سے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ابھی تک ہمیں کوئی ایسی کامیابی نہیں ہوئی۔ جس کے متعلق کہا جا سکے۔ کہ پوری تیاری اور کافی کام کرنے والوں کے ذریعہ حاصل ہوئی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ کام کے لحاظ سے جتنی قربانیاں کرنے کی ہمیں ضرورت ہے۔ اور جتنا سرمایہ جمع کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی ہم نے نہیں کیا۔ ایک چھوٹی سے چھوٹی تبلیغی سکیم کے متعلق میں نے بتایا تھا۔ کہ ۱۰ لاکھ روپیہ سالانہ کا خرچ ہے۔ پھر اس وقت بیسیوں ایسے تعلیمیافتہ نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ کہ جو کام ان کے سپرد کیا جائے اسے عقل اور سمجھ سے کریں۔ اور علمیت سے ترقی دیں۔ تھوڑا سا سرمایہ ہم ان کے لئے مہیا کر دیں۔ اور وہ عقل کے ساتھ اسے بڑھا سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پانچ ہزار سپاہی ملنے کے متعلق جو رؤیا دکھایا گیا۔ اس کے پورے ہونے کی پہلی اور ادنےٰ صورت یہ ہے۔ کہ پانچ ہزار افراد تحریک جدید کا چندہ دینے والے ہوں۔ جو ۱۹ سال تک مسلسل چندہ دیتے جائیں۔ مگر یہ کوئی ایسی شاندار صورت اس رؤیا کے پورے ہونے کی نہیں۔ اصل شان اس کی یہ ہے۔ کہ پانچ ہزار احمدی مبلغ ہوں۔ جو ساری دنیا میں اشاعت اور حفاظت اسلام کا کام کر رہے ہوں اور ان کے لئے کم از کم خرچ ۱۲ کروڑ سالانہ بنتا ہے۔ اس قدر سالانہ رقم مہیا کرنے کی جب تک ہم کوشش نہ کریں۔ اس وقت تک ہماری سکیم محض خیالی اور قیاسی ہوگی۔

پس اس وقت ہر پہلو سے احمدی نوجوانوں کو قربانی کرنے کی ضرورت ہے۔ اول یہ کہ تبلیغ کو وسیع کریں۔ اتنا وسیع کہ کوئی ملک ایسا نہ ہو۔ جہاں کافی مبلغ نہ ہوں۔ تاکہ جو ملک بھی سارے کا سارا حق کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اسکے لئے کوئی دقت نہ ہو (۲) ہر قسم کے علوم حاصل کریں۔ اور اپنی علمیت کے ...

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتۡحٌ قَرِیۡب

مبارک ہو کہ بارآور ہماری ہو گئیں آہیں
نہ ہٹلر ہے نہ ہملر ہے نہ گوبلز اور گورنگ ہے
یہ ٹوجو سے کوئی کہہ دے کہ اپنی فکر کر ظالم
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے؟
پلایا ساقیٔ میخانۂ وحدت نے جام ایسا
نسیم رحمت باری چلی صحرائے عالم میں

ہوئی ہے فتح جرمن پر کھلیں تبلیغ کی راہیں
مسولینی کے بھی انجام پر بھرتے ہیں سب آہیں
کہ مصنوعی خدا ہے شاہ ٹوٹینگی تری باہیں
کوئی چاہے نہ چاہے اب وہی ہوگا جو ہم چاہیں
ہوئے چودہ طبق روشن نظر آنے لگیں راہیں
کھلے ہیں پھول گوناگوں ثمر کھائیں جہاں چاہیں

تو بچہ بن کے آغوشِ ربوبیت میں آ اکمل
خدا کی بادشاہت کی کھلی ہیں ہر طرف باہیں

اکمل غفا اللہ عنہ

۳۱ ؍ مئی یاد رہے

آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ دفتر اول کے گیارہویں سال۔ ترجمۃ القرآن اور مدرسہ احمدیہ کے پانچ غریب طلباء کے وظیفہ کا عطیہ کل رقم ۵۰۰ ؍ ۷ عطا فرمادیا ہے۔ حضور کے اس عملی نمونہ کے پیش نظر آپ سے عرض کیا جا رہا ہے کہ آپ بھی اپنے وعدوں کی رقوم سو فیصدی ۳۱ ؍ مئی تک مرکز میں داخل فرمائیں۔ کیونکہ اس سال کے لئے یہ تاریخ السابقون کی ہے۔ اور ۳۱ ؍ مئی کو اس سال کے چھ ماہ بھی پورے ہو جاتے ہیں۔ پس فوری توجہ فرمائیں۔

(برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید

شکریہ و درخواست دعا

احباب تک الفضل کے ذریعہ یہ تشویشناک خبر پہنچی تھی کہ عزیزم کیپٹن چوہدری عطاء اللہ میدان جنگ میں زخمی ہو گیا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان سلسلہ نے بہت زیادہ ہمدردی و محبت کا اظہار فرمایا اور آنعزیز کے لئے دعائیں فرمائیں اب یہ خبر خوشی سے سنی جائیگی کہ آنعزیز کا اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا خط آ گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ دونوں رانوں میں گولیاں لگیں جو پار گذر گئیں۔ یہ کہ اب حالت خدا تعالیٰ کے فضل سے رو بصحت ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر تمام دعا فرمانے والے بزرگان کا شکریہ اور درخواست ہے کہ وہ اپنی ان دعاؤں کو جاری رکھیں اللہ تعالیٰ آنعزیز کو شفائے کاملہ وعاجلہ بخشے اور بخیریت واپس لائے آمین۔

خاکسار مشتاق احمد واقف تحریک قادیان

عبرتناک سزائیں

گزشتہ سال لدھیانہ میں جب مصلح موعود کی پیشگوئی کے پورے ہونے پر جلسہ کیا گیا جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریر فرمائی۔ تو اس دن شہر کے کچھ لوگوں نے جو آوارہ طبقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ بہت اودھم مچایا اور طرح طرح کی بیہودہ حرکات کیں۔ شیخ غلام حسین صاحب لدھیانوی لکھتے ہیں۔

"جن لوگوں نے جلسہ مصلح موعود کے وقت جنازہ نکالا۔ جس نے چارپائی دی۔ جنہوں نے جنازہ اٹھایا اور جو منہ کالا کر کے میت بنا سب زناکاری وغیرہ مقدمات میں سزایاب ہو چکے ہیں" خدا تعالیٰ ان لوگوں کو عقل و سمجھ عطا کرے۔ جو اپنے لئے آپ مصیبت خریدتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

۷ ہجرت ۱۳۲۴ ہش مطابق ۷ مئی ۱۹۴۵ء

شیخ محمد حسین صاحب سب جج نے عرض کیا۔ قرآن کریم کی جن آیات میں آسمان سے پانی کے نزول کا ذکر ہے ان میں پانی سے مراد وحی الٰہی ہے یا بارش۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

قرآن کریم میں ماء کا نزول وحی سے تعلق رکھتا ہے۔ قرآن کریم کی سنت ہے۔ کہ دنیوی قیامت سے اخروی قیامت کا استدلال کرتا ہے۔ نبی کا آنا بھی ایک قیامت ہوتی ہے۔ کیونکہ انبیاء کے ذریعہ مردہ قوموں کو خدا تعالیٰ زندہ کرتا ہے۔ جتنے بڑے بڑے انبیاء گزرے ہیں۔ وہ اسی وقت آئے۔ جب قوم مایوس ہو چکی تھی۔ اور اس کا ترقی کرنا ناممکن سمجھا جاتا تھا۔ یہ مایوسی یا تو اس شخص کے متعلق ہوتی ہے۔ جسے لیکر نبی آتا ہے۔ یا اس قوم کی ترقی کے متعلق جو پیشگوئی ہوتی ہے۔ اس کے پورے ہونے سے وہ قوم مایوس ہو جاتی ہے۔

قرآن کریم میں جہاں قیامت کا ذکر ہو۔ وہاں اس کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ خواہ اس قوم کی موجودہ حالت گری ہوگی ہو۔ خواہ اس کے لئے جو ترقیاں مقدر ہوں۔ ان سے وہ مایوس ہو چکی ہو۔ نبی کے ذریعے اس قوم کی حالت بدل جائیگی۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے پانی نازل کرنے سے یہ استدلال کرتا ہے۔ کہ دیکھو بنجر زمین میں بیج پوشیدہ ہوتے ہیں۔ جو کسی کو نظر نہیں آتے اور یہی سمجھا جاتا ہے۔ کہ یہ خشک زمین ہے اور ایسی ہی رہیگی۔ مگر جب ہم بارش برساتے ہیں۔ تو اس میں سے سبزی اگ آتی ہے۔ اور وہ خشک زمین سرسبز ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب نبی کسی قوم کی طرف آتا ہے تو اس قوم میں ہم نے ترقی کا جو بیج رکھا ہوتا ہے۔ اور جو نظر نہیں آتا۔ وہ پھوٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں ہوا جب آپ مبعوث ہوئے۔ تو وہی معمولی انسان جو گڈریئے تھے۔ یا کوئی چھوٹی موٹی تجارت کرتے تھے۔ ان کے دماغوں میں اتنا نمو پیدا ہو گیا۔ کہ جو کارنامے انہوں نے سرانجام دیئے ان پر دنیا کے بڑے بڑے مدبر حیران رہ گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے جو ابوبکرؓ عمرؓ علیؓ عثمانؓ عباسؓ تھے۔ وہ وہ نہ تھے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ماننے ہوئے پہلے وہ معمولی تاجر اور دوکاندار تھے۔ یا اونٹ اور بکریاں چراتے تھے۔ یا کعبہ میں پانی پلا دیتے تھے۔ ان کے متعلق کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ نہ آسکتا تھا۔ کہ دنیا کو فتح کر سکیں گے۔ اور اسمیں امن قائم کر دیں گے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبول کر کے انہوں نے دنیا میں عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا۔

قرآن کریم اس سے یہ استدلال کرتا ہے۔ کہ جس طرح ان میں ترقی کرنے کا یہ بیج چھپا ہوا تھا۔ اور کسی کو نظر نہ آتا تھا۔ مگر پھر وہ پھوٹا اور اتنا بڑا درخت ہو گیا۔ اسی طرح کیا یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ خدا انسانی جسم کا کوئی ذرہ محفوظ رکھے۔ اور اس سے مکمل انسان بن جائے۔

غرض قرآن کریم اخروی قیامت کے متعلق پہلے تو یہ استدلال کرتا ہے۔ کہ جس طرح پانی کے نزول سے بنجر زمین ہری بھری ہو جاتی ہے۔ اسی طرح نبی کے آنے سے گری ہوئی قوم ترقی کے اعلیٰ منازل پر پہنچ جائیگی۔ اور پھر گری ہوئی قوم کے ترقی پانے میں یہ استدلال کرتا ہے۔ کہ جس طرح یہ نبی کے ذریعہ اس مخفی بیج کے بڑھنے سے ترقی پا گئی۔ جو اس میں پوشیدہ تھا۔ اسی طرح اخروی قیامت بھی برپا ہو جائیگی۔

غلام نبی

تبلیغی مہمات و درخواست دعا

ایک صاحب ساکن اچانگھا لہ ڈاکخانہ بہرام پور تحصیل گورداسپور نے حال میں ہی بیعت کی ہے ان سے معلوم ہوا کہ کوشش کی جائے تو ان کے گاؤں میں احمدیت کی ترقی کی کافی امید ہے حکیم احمد دین صاحب مبلغ حلقہ بھینی میلواں اور مولوی غلام رسول صاحب مبلغ حلقہ غازیکوٹ کو وہاں بھجوایا گیا۔ چوہدری نتھے خان صاحب امیر جماعت احمدیہ غازیکوٹ بھی ہمراہ گئے۔ رات کے ایک بجے تک گاؤں کے اکثر لوگ توجہ سے پیام احمدیت سنتے رہے۔ شرفاء پر اچھا اثر پیدا ہوا اور بعض نے قادیان آکر خود حالات دیکھنے کی خواہش کا اظہار بھی کیا۔ اس تبلیغی مہم میں مندرجہ ذیل احباب نے نمایاں کام کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اچانگھالہ میں احمدیت جلد ترقی کرے۔ آمین۔ چوہدری نتھے خان صاحب امیر جماعت احمدیہ غازیکوٹ حکیم احمد دین صاحب دیہاتی مبلغ حلقہ بھینی میلواں۔ مولوی غلام رسول صاحب دیہاتی مبلغ حلقہ غازیکوٹ۔ (انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

جنگ یورپ کا خاتمہ ——— صداقت احمدیت کا ایک نشان

(۱)

جنگ یورپ ہاں وہ عالمگیر جنگ جس نے انسانی خون کی ارزانی کو انتہا تک پہنچا دیا۔ جس نے لاکھوں گھروں میں ماتم کی صف بچھا دی۔ جس نے دُنیا کے درجنوں ملکوں کو اپنی آتشیں لپیٹ میں لے کر برباد اور ویران کر کے رکھ دیا۔ جس نے عام شہری آبادی کو حد درجہ اقتصادی بدحالی سے دو چار کر دیا۔ اور عام ضرورت اور اشیاء کی قیمتوں کو سب اندازوں سے بڑھی ہوئی گرانی تک پہنچا دیا جس نے لاکھوں کی ہزاروں راتوں کی نیندوں کو حرام کیا۔ اور ہزاروں دنوں کے امن کو برباد کیا۔ آج اس جنگ کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ دنیا آج فتح کے جشن منا رہی ہے۔ اور اس خوشی میں اپنے زخموں کو دکھ درد کی لمبی داستانوں کو بھلا رہی ہے۔ فتح کا نشہ تاریک سے تاریک ماضی پر بھی غالب آ رہا ہے بہیمیت کا دَور ختم ہوا۔ اور دہلے ہوئے دلوں کو سکون حاصل ہوا۔ واقعی یہ خوشی کا دن ہے لیکن یہ تو دنیوی عالم کی تصویر ہے۔ آئیے اس دنیوی عالم کے ساتھ ساتھ چلنے والے روحانی عالم پر بھی نظر کریں۔ اور دیکھیں کہ خدا کی قدرت کیا رنگ دکھا رہی ہے اور تقدیر کی انگلی کس طرف اشارہ کر رہی ہے

(۲)

ہمارا ایمان ہے کہ دُنیا کے حالات کو بالخصوص اس زمانہ میں روحانی عالم کے اسرار سے گہرا تعلق ہے۔ اور سب سے اہم تعلق مصلح موعود کی ذات سے ہے۔ جس پر خدا تعالیٰ نے جنگ کے مختلف حالات اور اسرار کو قبل از وقت کھولا۔ اور واقعات نے اسی طرح وقوع پذیر ہو کر اس صداقت کی شہادت دی۔ جو خدا کے کلام میں موجود تھی۔ مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی آج سے ۵۹ برس پیشتر دنیا کو سنائی گئی۔ اس میں مصلح موعود کے متعلق یہ الفاظ موجود ہیں۔ "جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔" (تذکرہ صفحہ ۱۳۲) ان نہایت مختصر الفاظ میں مصلح موعود کے نزول کو دو اہم امور سے وابستہ کیا گیا ہے۔ اول اس کا مبارک ہونا دوسرے جلال الٰہی کے ظہور کا موجب بننا۔ جلال الٰہی کا ظہور خدا کا عذاب ہے جو دُنیا پر اس کی بداعمالیوں کی وجہ سے نازل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے جلال کا ظاہر ہونا خدا تعالیٰ کے غضب کا نازل ہونا ہے اور جنگ سے بڑھ کر اور کوئی ایسا عذاب نہیں۔ جو عالمگیر تباہی و ہلاکت کا باعث ہو۔ چنانچہ دو عالمگیر جنگیں۔ دنیا کی دو عظیم جنگیں۔ جن کا نام ہی پہلی جنگ عظیم اور دوسری جنگ عظیم ہے۔ اس مصلح موعود کے دَور میں ہوئیں۔ یعنی ۱۹۱۸-۱۹۱۴ء کی جنگ اور ۱۹۴۵-۱۹۳۹ء کی جنگ۔

(۳)

اس الہام میں ایک جملہ یہ ہے۔ "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" (تذکرہ صفحہ ۱۴۱) خدا کا کلام لامحدود مطالب و معانی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور مختلف جہات سے واقعات اس کی تصدیق کے شاہد ہوتے ہیں۔ لیکن ایک طرف جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہونا اور دوسری طرف "مبارک" ہونا۔ ان دونوں میں کیا جوڑ ہے۔ اس کی تفصیل بھی سن لیجئے۔ پہلی جنگ عظیم کا خاتمہ بڑا ہی مبارک تھا۔ کہ وہ دنیا کے لئے امن کا پیغام تھا ۱۱ نومبر ۱۹۱۸ء کا دن جبکہ اس جنگ کا خاتمہ ہوا یہ پہلا مبارک دوشنبہ تھا۔ جبکہ مصلح موعود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے زمانہ میں خدا کے جلال کا ظہور ہو کر آخر دنیا کو ایک مبارک دن امن کا نظر آیا۔ "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" میں لفظ "دوشنبہ" کا تکرار ہے۔ جو حکمت سے خالی نہیں۔ مقدر تھا۔ کہ دوسری بار جو خدا کے جلال کا ظہور ہو۔ تو اس کو بھی دوشنبہ سے تعلق ہو۔ چنانچہ اب دوسری بار دوسری جنگ عظیم کا خاتمہ بھی دوشنبہ کے مبارک دن ہوا۔ یعنی ۷ رمئی ۱۹۴۵ء بروز دوشنبہ صبح ۲ بجکر ۴۱ منٹ پر یعنی ہندوستانی وقت کے مطابق ۷ بجکر ۱۱ منٹ پر جبکہ دوشنبہ کا دن شروع ہوا۔ اس عالمگیر جنگ کا خاتمہ ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(۴)

یہ عظیم الشان توارد معمولی شے نہیں۔ یہ خدا کے اشارات ہیں۔ جو دنیوی حالات کی تصویر کے بالمقابل روحانی عالم کی تصویر میں دکھا رہے ہیں مصلح موعود کا وجود اس دنیا میں روحانیت کا نمائندہ ہے۔ تا دُنیا کے لوگوں کو عالم روحانیت کی طرف دعوت دے۔ اور اس عظیم الشان ہستی کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے دنیا میں بڑے بڑے واقعات ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ تا خدا تعالیٰ دنیا پر اپنے موجود اور فی الواقعہ زندہ ہونے کی ایک زبردست حجت قائم کرے۔ اس جنگ میں بہت سے واقعات اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنے والے ظاہر ہوئے جن پر ایک کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر ہم اس کے خاتمہ کی طرف نظر کریں۔ تو اس میں بھی ہمیں خدا تعالیٰ کا جلال نظر آ جاتا ہے۔ یقیناً سوچنے والوں کے لئے اس میں ایک دلیل ہے۔ خدا تعالیٰ دنیا کو اس کی سمجھ عطا فرمائے۔ اور اپنے فضل سے اپنی رضامندی کی راہیں ان کے لئے کھول دے۔ آمین

خاکسار:۔ ناصر احمد واقف تحریک

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابہؓ کے حالاتِ زندگی

جو لوگ اپنی قوم کی دنیوی رنگ میں خدمت کرتے ہیں۔ اس کی خاطر طرح طرح کی قربانیاں کر کے اسے قعر ذلت سے بام رفعت پر پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی قوم ایسی مساعی کی بدل و جان قدر کرتی ہے۔ کبھی مجلسے بنا کر کبھی ان کے نام پر یتامیٰ و مساکین پرورادارے قائم کر کے اور ان کے سوانح حیات شائع کر کے ان کے نام کو زندہ جاوید بنانا چاہتی ہے یورپ کے مختلف ممالک میں جن لوگوں نے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ ان کے سوانح مفصل طور پر تصنیف کئے گئے۔ حال ہی میں ہندوستان میں مسٹر گاندھی کی یادگار قائم کرنے کے لئے لکھوکھا روپیہ جمع کیا گیا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ محسن کی قدر افزائی۔ اور اس کے متعلق جذبات تشکر و امتنان کا اظہار فطرت انسانی میں ایک لازمی جزو ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مبارک ہے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ کہ جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا۔ اس سے یہ توقع بھی نہیں ہو سکتی۔ کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے یہ افسوسناک بات ہے کہ وہ بزرگ ہستیاں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائیں۔ اور اسلام کی یاد سے فنا ہو گئیں۔ ان کی یاد سے بعد میں آنے والی نسلوں کے دل گرمانے کے لئے ان کے سوانح حیات یا تو مطلقاً لکھے ہی نہیں گئے۔ یا مفصل طور پر نہیں لکھے گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اذکروا موتاکم بالخیر۔ کہ تم میں سے جو فوت ہو جائیں۔ ان کا ذکر خیر کیا کرو۔ اب امر ظاہر ہے۔ کہ قانون الٰہی و اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض کے مطابق جس سے جتنا جتنا فائدہ خلق خدا کو پہنچے۔ اتنا ہی زیادہ اس کا ذکر خیر قائم رہنا چاہیئے۔ مثلاً حضرت خلیفہ اول رضؓ۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ۔ حضرت مولوی برہان الدین صاحب رضؓ۔ ان دونوں موخر الذکر حضرات کا پایہ علم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں اس قدر بلند تھا۔ کہ ان کی وفات پر حضور علیہ السلام نے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ تا ان جیسے جلیل القدر علماء تیار ہوں۔ اور ان کی وفات سے جو سلسلہ کو نقصان پہنچا۔ اس کی تلافی ہو) حضرت حافظ روشن علی صاحب۔ حضرت قاضی امیر حسین صاحب حضرت میر محمد اسحٰق صاحب۔ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ حضرت نواب محمد علی خانصاحب (جنہیں اللہ تعالیٰ نے حجۃ اللہ قرار دیا) حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحب مجاہد ایران اور دوسرے بزرگ نیز ۳۱۳ صحابہ میں سے جو وفات پا گئے ہیں۔ ان کے حالات بھی تفصیلاً قلمبند ہونے چاہئیں۔ یہ جلیل القدر انسان ہیں۔ جنہوں نے اپنا سب کچھ دین کی خاطر قربان کر دیا اور وہ مظاہر کریمہ کہ بائید و شائد۔ اکثر ان میں سے وہ ہیں جو بالکل ابتدائی زمانہ میں حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ یہی وقت ہے جب ان کے پورے حالات دستیاب ہو کر قلمبند ہو سکتے ہیں۔ افسوس کہ حضرت حافظ روشن علی صاحب کی وفات پر ان کے شاگردوں نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ انکے سوانح حیات چھپوائے جائینگے۔ لیکن سولہ سال ہو گئے۔ ہنوز یہ امر تشنۂ تکمیل ہے۔

مکرم میر صلاح الدین صاحب نے اس سلسلہ میں ایک مبارک قدم اٹھایا ہے۔ جو کہ اسماء الرجال کے رنگ میں ایک مفید ذخیرہ ہوگا۔

دنیا کو حقیقی اور مستقل امن کس طرح نصیب ہو سکتا ہے

اتحادیوں کے سامنے جرمنی کے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالنے کا اعلان ریڈیو کے ذریعے سرکاری طور پر سنا دیا گیا۔ اس خبر پر آج ہر دل شادماں ہے کیوں؟ اس لئے کہ ستمبر ۳۹ء میں ہٹلر کے اعلان جنگ کے بعد جس تباہی و بربادی اور ہلاکت کا دروازہ کھولا گیا تھا۔ اور جس کی وجہ سے سارا یورپ اور دیگر ممالک ۷ مئی ۱۹۴۵ء تک تختہ مشق بنے رہے۔ آج وہ بند ہو گیا۔ اور لوگ خوش ہیں کہ اب وہ کسی قدر چین کی زندگی بسر کر سکیں گے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ خوشی اور مسرت حقیقی اور دیرپا ہے؟ کیا اس قدر جانی اور مالی قربانی کے بعد دنیا کو مستقل امن نصیب ہو جائیگا؟ کیا ان مصیبتوں اور دکھوں کا خاتمہ ہو جائیگا؟ کیا مستقبل میں جنگوں کا خطرہ دور ہو جائیگا۔ اور قومیں صلح و آشتی سے زندگی بسر کریں گی؟ واقعات کا سرسری طور پر بھی مطالعہ کرنے والے لوگ خوب اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ یورپ دنیا کے سامنے حقیقی امن پیش کرنے سے بالکل قاصر ہے ابھی جبکہ انتہائی مصیبتوں کا اختتام پورے طور پر نہیں ہوا۔ مختلف جہات سے ایک تیسری جنگ کی آواز بلند ہو رہی ہے۔ اور دنیا سے تباہی و بربادی کا خاتمہ ہوتا نظر نہیں آتا۔

حیرت ہے دنیا کا کوئی مدبر کوئی لیڈر اور کوئی سیاستدان یا کوئی مذہبی لیڈر یا کوئی سوسائٹی دنیا کے سامنے کوئی ایسا لائحہ عمل پیش نہیں کر سکی جس سے مخلوق خدا کو حقیقی امن نصیب ہو۔ لوگ امن و چین سے زندگی بسر کر سکیں۔ ایک دوسرے کے ہمدرد ہوں۔ اور انسانیت قائم ہو جائے آج دنیوی اور مادی ترقی کے لحاظ سے دنیا اُس مقام پر ہے کہ آج سے سو سال قبل کا انسان اگر اس دنیا میں آجائے تو وہ اس دنیا کو کوئی اور جہان خیال کرے مگر وجہ کیا ہے اس ترقی کے باوجود۔ اور باوجود دنیا میں انسانی زندگی کے آرام و آسائش کے لئے نئی نئی ایجادات ہونے کے دنیا کو آرام اور امن حاصل نہیں۔ اس سوال کا حقیقی اور عام فہم جواب دنیا کے سامنے موجود ہے مگر افسوس شامتِ اعمال سے۔ دنیا اُس آواز کی طرف متوجہ نہیں۔ دنیا کو کیوں امن نصیب نہیں؟ اس کا جواب اس برگزیدہ خدا کی طرف سے بار بار حجت اور برہان کے ساتھ عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ دیا جا چکا ہے۔ جو دنیا کا آئندہ نظام قائم کرنے کے لئے اُس قادر و مطلق خدا کی طرف سے مبعوث ہوا ہے۔ جو تمام دنیا کا خالق ہے۔ اور وہ نظام ہے "نظام احمدیت"

مخلوقِ خدا کو خواہ وہ یورپ میں آباد ہو یا ایشیا میں افریقہ میں آباد ہو یا امریکہ میں۔ جاپان میں ہو یا آسٹریلیا میں اس نظام کے ذریعے ہی جو نظام احمدیت ہے حقیقی امن نصیب ہوگا۔ اس برگزیدہ خدا نے فرما دیا ہے۔ کہ سب تباہیوں آفتوں اور ہلاکتوں کا سلسلہ کیوں جاری ہے" اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائینگے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں اُن پر رحم کیا جائیگا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔"

(حقیقۃ الوحی)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مندرجہ بالا اعلان کا ایک ایک لفظ اس حقیقت کو واضح کر رہا ہے۔ کہ موجودہ بدامنی اور آفتوں اور تباہیوں کا سلسلہ اس لئے جاری ہے کہ مخلوق خدا اپنے خالق حقیقی سے غافل ہو چکی ہے۔ پس اب امن قائم ہوگا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ نظام کو قبول کرنے سے ہی ہوگا۔ یہ نظام کوئی نیا نظام نہیں بلکہ وُہی نظام ہے۔ جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل دنیا کے کامل ترین انسان حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ پیش کیا جا چکا ہے اب بھی دنیا مجبور ہو کر اسی نظام کی طرف آئیگی۔ آخر کب تک خدا سے لوگ جنگ کریں گے۔

پس اگرچہ آج ہمیں بھی خوشی ہے کہ دنیا سے جنگ کی مصیبت اور آفت دور ہوئی۔ لیکن دردمندانہ دل کے ساتھ دنیا کے سامنے عرض کرتے ہیں۔ کہ اگر دنیا چاہتی ہے کہ آئے دن کی جنگوں سے نجات پائے تو نظام احمدیت قبول کرے۔ اللہ تعالٰی دنیا کو جلد نظام احمدیت قبول کرنے کی توفیق دے۔ خاکسار کرم الٰہی ظفر واقف زندگی۔

بائیبل اور مسئلہ تنسیخ

قرآن شریف میں اہل کتاب کے متعلق خدا تعالٰی فرماتا ہے "(۱) یحرفون الکلم عن مواضعہ (۲) نسوحظا مما ذکروا بہ (۳) ولا تزال تطلع علٰی خائنۃٍ منھم۔ پس اہل کتاب کے متعلق تین باتیں یاد رکھنی چاہئیں (۱) وہ تحریف کرتے ہیں لفظی اور معنوی (۲) بھول گئے اس سے کچھ حصہ جو انہیں بتایا گیا تھا۔ (۳) ہمیشہ تو اُن کی خیانت پر اطلاع پاتا رہیگا۔ واقعی ان میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ بائیبل میں لکھا ہے۔ "ان لوگوں نے شریعتوں کو عدول کیا۔ قانونوں کو بدلا (یسعیاہ ۲۴/۵ اور یرمیاہ ۸)

نسخ کا اصل مطلب یہ ہے۔ کہ پچھلی دلیل شرعی اگلی دلیل شرعی کے حکم مطلق کی اُس مدت کو جو خدا کے علم میں مقرر تھی بیان کر دے۔ اس طرح پر کہ خدا کے علم میں مقرر تھا۔ کہ فلاں حکم فلاں جگہ فلاں وقت تک باقی رہیگا۔ اُس وقت کے بعد یا تو کچھ زائد کر کے اُس کو کامل کر دیا جائے یا کم کر کے گھٹایا جائے۔ یا بالکل موقوف کر دیا جائے۔ یا اس کو دوسرے طرز سے مبدل کر دیا جائے۔ پس بائیبل کی بعض جگہیں بوجہ محرف و مبدل ہونے کے یا بسبب بے سند و مردود روایت آحاد ہونے کے بعض فصول کو بدیہۃ البطلان اور بعض جگہ کو منسوخ ثابت کرتے ہیں۔ مثلاً وہ کتب جن کو مسیحی صاحبان کتب سماویہ یقین کرتے ہیں سب الہامی نہیں ہیں۔ اور جو الہامی ہیں اُن کے سب کلمات الہامی نہیں بلکہ مخلوط ہیں۔ جیسے (۱) احبار ۱۱/۶ میں ہے کہ "خرگوش جگالی کرتا ہے"۔ (۲) "یربوع جنگلی چوہا جگالی کرتا ہے"۔ استثناء ۱۴/۷ (۳) "خدا پچھتایا" پیدائش ۶/۶ خلاف عقل ہے۔

جس قدر الہامی ہیں وہ تواتر سے منقول نہیں بلکہ روایات احاد سے منقول ہونے کی وجہ سے مشکوک ہیں۔ پس موجودہ بائیبل کا اکثر حصہ محرف و مبدل اور تناقضات اور اختلافات سے پُر ہے۔ اس کے متعلق چند حوالے ملاحظہ ہوں۔ متی ۱۵/۲۴ میں لکھا ہے "میں اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا"۔ مگر مرقس ۱۶/۱۵ میں لکھا ہے "تم تمام دنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو"۔ (۲) سلاطین ۲۰/۱ میں لکھا ہے۔ "انہی دنوں حزقیاہ ایسا بیمار پڑا کہ مرنے کے قریب ہو گیا"۔ مگر ۲۰/۶ میں لکھا ہے "میں تیری عمر پندرہ برس اور بڑھا دونگا"۔ (۳) احبار ۱۷/۳ میں لکھا ہے خیمہ کے دروازہ پر ذبح کرو۔ استثنا ۱۲/۱۵ "پر گوشت کو تو اپنے سب پھاٹکوں کے اندر رکھنا سے منسوخ کر دیا۔ ایک مفسر صاحب انگریز اس آیت کی تفسیر میں یہاں نسخ مانتے ہیں۔ (دیکھو تفسیر ہارن جلد ۱ صفحہ ۶۱۹)

(۴) زبور ۵۵/۲۳ میں لکھا ہے "خونی اور دغا باز لوگ اپنی آدھی عمر کو نہ پہنچینگے"۔ مگر ایوب ۲۱/۷ تا ۹ میں شریروں کی عمر زیادہ بتلاتی ہے۔ (۵) زبور ۷۳/۱۲ میں ہے "دیکھو یہ شریر جو سدا اقبال مند رہتے ہیں وہ اپنی دولت بڑھاتے جاتے ہیں"۔ مگر ایوب ۱۸/۵ تا ۱۹ میں ہے۔ "ہاں شریر کا چراغ ضرور بجھایا جائیگا"۔

اس طرح بائیبل میں ۴۵ مقامات ایسے ہیں۔ جو منسوخ شدہ ہیں۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ موجودہ بائیبل اختلافات اور تناقضات سے پُر ہے۔ اور آج تمام جہاں کے لئے ایک ہی **زندہ کتاب** فرقان حمید ہے جس کا کوئی شوشہ زیر زبر منسوخ نہیں اور یہی صحیفہ فطرت تمام قوموں کے لئے آئندہ قیامت تک قابل عمل رہیگا۔ (احقر العباد محمد ابراہیم واقف زندگی قادیان)

ختم نبوت — کامیابی — خاص امتیاز

اخبار سیرت لاہور ۲۲ اپریل میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں ختم نبوت کو پیش کرکے بعض اصول وضع کئے گئے ہیں۔ اور پھر خود ہی ان اصول کی بناء پر اپنے حق میں ڈگری لینے کی کوشش کی گئی ہے۔ لکھا ہے:۔

"جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ساڑھے تیرہ سو برس سے چلا آتا ہے۔ کہ حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم خدا کے آخری نبی اور آخری پیغمبر ہیں۔ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی یا پیغمبر نہیں آئے گا۔"

جہاں تک شریعت کا تعلق ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بعد کسی مستقل اور شرعی نبی کی ضرورت نہیں۔ مگر یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی پیروی سے آپ سے نور حاصل کرکے کوئی مقام ماموریت پر کھڑا ہو جائے۔ اس میں کوئی روکاوٹ نہیں۔ اور کبھی جمہور کا یہ عقیدہ نہیں رہا۔ کہ کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ بلکہ اکابر مسلمانوں کا یہی عقیدہ رہا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی اتباع میں نبی ہو سکتا ہے چنانچہ حضرت محی الدین ابن عربی رح حضرت امام شعرانی رح۔ امام جلال الدین سیوطی رح ملا علی قاری۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی۔ نواب صدیق حسن صاحب کی تحریرات موجود ہیں۔ اور ان کا ایک ایک لفظ اجرائے نبوت کے لئے روشن دلیل ہے۔ ہاں اگر جمہور سے مراد بیسویں صدی کے ضدی ملا ہیں۔ تو پھر اور بات ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ شرعی نبی جس کی نبوت فیضِ محمدی سے نہ ہو۔ جو مستقل شریعت کا دعویٰ کرتا ہو۔ ایسا نبی نہیں آسکتا۔ لیکن جیسا کہ "سیرت" نے ہمارے متعلق لکھا ہے کہ "ہندوستان میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ ختم نبوت کے معنے مستقل بالذات سلسلہ انبیاء کے اختتام کے ہیں۔ ختم نبوت کا یہ مطلب نہیں۔ کہ کوئی ظلی نبی ضیاء یافتہ آفتاب رسالت مصطفوی بھی نہ ہو۔"

ایسے نبی تاقیامت آتے رہیں گے۔ اس سے اجماع میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

دوسری بات جس پر سیرت میں زور دیا گیا ہے۔ یہ ہے۔ کہ "ختم نبوت پر حملہ خواہ ایران میں ہو۔ خواہ ہندوستان میں۔ صداقت کی دنیا میں اس کے لئے کہیں گنجائش نہیں۔ گو وہ وہاں پھلے اور پھولے۔ یہ حملہ دونوں جگہ قطعاً ناکام ہوا ہے۔ اور اس کی یہ ناکامی ہی اس بات کا ایک قطعی ثبوت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ قطعاً بے بنیاد اور باطل ہے۔"

"سیرت" نے کامیابی ناکامی کا بھی خوب فیصلہ کیا۔ اور پھر اپنی مزعومہ کامیابی کو دلیلِ صداقت ٹھیرالیا۔ یہ درست ہے۔ کہ کامیابی صداقت کی علامت ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ کامیابی کہتے کسے ہیں۔ اور وہ کس کو حاصل ہو رہی ہے۔ کامیابی یہ ہوتی ہے۔ کہ جس مقصد اور مدعا کو لیکر کوئی جماعت کھڑی ہو۔ وہ اسے حاصل ہوتا جائے۔ اور جو کوئی سد راہ بنے۔ وہ حصول مقصد سے روک نہ سکے۔ اب دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تن تنہا کس مقصد کو لے کر کھڑے ہوئے۔ آپ کا مقصد یہ تھا۔ کہ اسلام کی جو تعلیم آپ پیش کرتے ہیں اسے لوگ قبول کرلیں۔ اب دیکھئے یہ تعلیم پھیلتی جارہی ہے۔ یا نہیں۔ اور اکیلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ساری دنیا کی مخالفت کے باوجود لاکھوں انسانوں میں قبولیت حاصل کرلی ہے یا نہیں۔ اور روز بروز اس میں ترقی ہو رہی ہے یا نہیں۔ اگر یہ سب کچھ درست ہے۔ تو یہی کامیابی اور نہایت شاندار کامیابی ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلاف ہندوستان کی سرزمین میں ہزاروں طوفان اٹھائے گئے۔ اور بقول غیر احمدی صاحبان اس طوفان کی لہریں قادیان کے ساحل سے بھی کئی دفعہ جاکر ٹکرائیں۔ مخالفوں نے ۱۹۳۵ء میں اعلان کیا۔ کہ آج سے تین سال بعد کوئی مرزائی زیارت کے لئے بھی نہیں ملیگا۔ غرض حق کی مخالفت میں باطل جو کچھ بھی کیا کرتا تھا۔ کیا گیا۔ تمام طاغوتی طاقتوں نے خدا کی اس کونپل کو مسل دینے کے لئے اپنی تمام قوتوں کے مظاہرے کئے۔ لیکن زمانہ شاہد ہے۔ کہ وہ طوفان خود ان کی تباہی کا موجب ہوئے۔ اور خدائی سلسلہ کے لئے مخالفتوں کی تند ہوائیں بادِ صرصر سے بدل گئیں۔ وہ لوگ جو اپنے کندھوں پر کلہاڑے رکھ کر اس بستان میں داخل ہوئے۔ جب ناکام ہوکر باہر نکلے۔ تو ان کے اپنے پاؤں کٹ چکے تھے۔ اور خدا تعالےٰ کے مسیح کے ہاتھ کا لگایا ہوا باغ پہلے سے بھی زیادہ شان سے لہرا رہا تھا۔ سیرت نے خود بھی لکھا ہے:۔ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اور ہر ایک تحریک عام اس سے کہ دینی ہو یا دنیاوی اپنے مآل اور اتباع سے اپنے اچھے یا برے ہونے کا ثبوت پیش کرتی ہے ...... اگر ان دونوں جماعتوں کے کیریکٹر میں باقی مہذب دنیا سے کوئی خاص بلندی ہے۔ اور ان کی زندگی میں عام مہذب اور شائستہ اور دنیوی اغراض کے لئے ایثار جان و دل کرنے والے افراد عام (جیسا کہ پولیٹیکل دنیا میں بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں) مافوق حالات موجود میں تب ظاہر ہو جائیگا۔ کہ ان تحریکوں نے کوئی حقیقی تبدیلی اور کچھ روحانی ترقی پیدا کرلی۔"

معاصر "سیرت" نے یہ معقول بات کہی ہے۔ وہ جماعت جو اسلام کی تبلیغ و اشاعت اپنی زندگی کا مقصد قرار دیتی ہے۔ اور جو ساری دنیا میں غالب آجانے کا دعویٰ کرتی ہے۔ دین کے معاملہ میں اس کا کیریکٹر دوسروں سے بہت نمایاں ہونا چاہیئے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ شرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔ آج ساری مذہبی دنیا میں جماعت احمدیہ ہی ایسی جماعت ہے۔ جس کے سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے امام کے ارشاد پر اسلام کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کردی ہیں۔ ان زندگی وقف کرنے والوں میں دنیاوی لحاظ سے ہر درجہ کے انسان موجود ہیں۔ جنہوں نے دنیا کے مال اور عزت کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے اسلام کی خاطر اپنے آپ کو خلیفہ وقت کے سپرد کردیا ہے۔ ان میں سے کئی ایک دور دراز ممالک میں اسلام کی منادی کرتے پھر رہے ہیں۔ اور باقی اپنے امام کے ارشاد کے منتظر ہیں۔ کہ جس وقت جدھر جانے کا ارشاد ہو۔ چل پڑیں۔ پھر دین کے لئے وقف جائیداد کی سکیم میں جماعت نے کروڑوں روپے کی جائیدادیں اشاعتِ اسلام کے لئے اپنے امام کے حضور پیش کردی ہیں۔ یہ صرف ایک بات کا ذکر کیا گیا ہے۔ ورنہ جماعت احمدیہ ایک ایک بات میں ساری دنیا سے خاص امتیاز رکھتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی خاص تائید اور نصرت اس کے شامل حال ہے۔ خاکسار غلام باری مولوی فاضل واقف زندگی از لاہور۔

لجنہ اماء اللہ جالندھر شہر کا ماہانہ جلسہ

۶ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ ہش بروز اتوار بمکان محترم مکرم میاں محمد عالم صاحب امیر جماعت احمدیہ جالندھر شہر صبح دس بجے تمام مقامی ممبرات حاضر ہوئیں۔ اور ساڑھے دس بجے زیر صدارت محترمہ رحمت بیگم صاحبہ کارروائی شروع ہوئی۔ جلسہ کا افتتاح تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔ جو معروف سلطانہ نے کی۔ سعیدہ خالدہ نے نظم پڑھی۔ اور ایک مختصر مضمون جھوٹ کی مذمت پر سنایا۔ رشیدہ خاتون نے ایک مضمون بعنوان اعمال سنایا۔ ناصرہ بیگم و صفیہ نے مضمون پڑھے۔ امتہ الحبیب نے ایک نظم سنائی اور حضور اقدس کے ملفوظات عورتوں کی تعلیم کے متعلق سنائے۔ عاجزہ نے آداب مجلس کے متعلق ایک مختصر سا مضمون پڑھا۔ رحمت بیگم صاحبہ نے نظم سنائی۔ عاجزہ نے تحریک جدید اور ترجمۃ القرآن پاک کے وعدوں کو ۳۱ مئی تک پورا کرنے کی تحریک کی۔ نیز لیکچر ہال کے چندہ میں شامل ہونے کی بھی جو خدا کے فضل و کرم سے نہایت کامیاب ہوئی۔ آخر میں مکرم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے نوجوان بیٹے سلیم احمد کی وفات پر تمام بہنوں نے اظہار افسوس و ہمدردی ظاہر کی۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالےٰ متعلقین کو صبر کی توفیق اور اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

عاجزہ مقبول سیکرٹری تبلیغ لجنہ جالندھر شہر

کیرنگ (اڑیسہ) کیلئے امام الصلوٰۃ کی منظوری

پراونشل امیر جماعتہائے صوبہ اڑیسہ کی رپورٹ کے مطابق نظارت تعلیم و تربیت قاضی حسن محمد صاحب کا انتخاب بطور امام الصلوٰۃ منظور کرتی ہے۔ جماعت کیرنگ کے احباب کو چاہیئے۔ کہ ان کی اقتداء میں نماز ادا کریں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا مشورہ

جماعت انصار اللہ سے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۴ مئی ۱۹۴۵ء کے خطبہ میں جماعت کے نوجوانوں میں ذکر الٰہی اور قربانی کی حقیقی روح اور محنت کی عادت پیدا کرنے کے بارے میں توجہ دلائی ہے۔ حضور کا اصل خطبہ تو اپنے وقت پر اخبار الفضل میں شائع ہو جائے گا۔ (انشاء اللہ) لیکن نفس مضمون سے تعلق رکھنے والا کچھ حصہ ۵ مئی ۱۹۴۵ء کے اخبار الفضل میں خدام الاحمدیہ کی طرف سے شائع ہو چکا ہے حضور نے فرمایا۔ "قومیں اگلی نسل سے بنا کرتی ہیں۔ اگر آئندہ کی نسل اچھی ہے تو قومیں ترقی یافتہ ہوں گی۔ اگر اچھی نہیں تو اس قوم پر زوال آجائیگا پس دوام بخشنے والی چیز اچھی اولاد ہی ہے۔ اگر اولاد اچھی ہے تو اس کے مذہب اور قوم کا نشان مٹ سکتا ہے ورنہ نہیں"۔ پھر حضور نے فرمایا "کہ میں دیکھتا ہوں کہ ابھی جماعت کے بعض نوجوانوں میں ذکر الٰہی اور حقیقی قربانی کی روح اور محنت کی عادت کم ہے"

پس اس قسم کے خطرات کے پیش نظر حضور نے جماعت کے نوجوانوں میں اس قسم کی سپرٹ پیدا کرنے کے متعلق خدام کے علاوہ نوجوانوں کے والدین ہونے کی حیثیت سے انصار سے بھی تجاویز اور مشورہ طلب فرمایا ہے خدام اور انصار کی طرف سے تجاویز پیش ہونے کے بعد حضور نوجوانوں کی تربیت اور اصلاح کے متعلق سکیم تیار فرمانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اسلئے جملہ زعماء صاحبان انصار اللہ اور دیگر عہدہ داران جماعت کو بذریعہ اس اعلان کے توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت انصار کو حضور کے اس فرمان سے آگاہ کر دیں۔ اور ہدایت فرما دیں کہ ہر ایک انصار ایک ہفتہ تک اپنے اپنے طور پر اس بارے میں تجاویز سوچ رکھیں۔ اور پھر زعماء صاحبان انصار اللہ کا فرض ہوگا کہ ۱۸ تا ۲۰ مئی ۱۹۴۵ء (جمعہ ہفتہ اور اتوار یا ہفتہ) کے درمیان کسی دن جو انصار کے اجتماع کے لئے مناسب سمجھا جائے اپنی اپنی جماعت کے انصار کی میٹنگ طلب کر کے سوچی ہوئی تجاویز کے متعلق باہمی مشورہ کیا جاوے پھر جو کثرت یا اتفاق رائے سے تجاویز پاس ہوں وہ بہت جلد میٹنگ سے دو دن کے اندر دفتر صدر مرکزیہ انصار اللہ قادیان میں بھجوا دیں

جو انصار فرداً فرداً کہیں رہتے ہوں۔ وہ بھی اپنی اپنی تجاویز براہ راست دفتر مرکزیہ میں ۲۰ مئی تک بھجوا دیں۔ اور جہاں پر ابھی مجالس انصار اللہ قائم نہ ہوئی ہوں۔ وہاں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کا فرض ہوگا کہ وہ زائد از چالیس سالہ عمر کے انصار سے اس بارہ میں مشورہ لے کر تجاویز دفتر صدر مرکزیہ انصار اللہ قادیان بھجیں۔

ہر ایک ممبر انصار اللہ تجاویز پیش کرتے ہوئے اس امر کو ملحوظ رکھے کہ اس کی پیش کردہ تجاویز پر عمل کرنے کی اگر ضرورت پیش آئے۔ تو سب سے پہلے وہ اپنی اولاد کو پیش کرے گا۔

(نوٹ) قادیان کے انصار نے چونکہ حضرت امیر المومنین کی زبان مبارک سے خطبہ براہ راست سن لیا ہوا ہے۔ ان کے لئے بیس مئی ۱۹۴۵ء تک تجاویز پیش کرنے کی مدت مقرر نہیں ہے۔ ان کے لئے صرف ۱۳ مئی ۱۹۴۵ء تک مدت مقرر کی گئی۔

میں امید کرتا ہوں کہ انصار اور عہدہ داران اس کام کو پوری توجہ اور اہتمام سے سرانجام دے کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

فرزند علی عفی عنہ قائد تعلیم و تربیت مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان

"الفضل" کے معاونین خصوصی

"الفضل" ۱۰۲ میں سیٹھ محمد صدیق صاحب آف کلکتہ کی طرف سے ۸۱ احباب کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیئے جانے کی جو اطلاع درج ہوئی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اعانت کی اس رقم میں جناب میاں محمد حسین و میاں محمد شفیع صاحبان آف نیشنل ٹینبری۔ میاں محمد عمر و میاں محمد بشیر صاحبان آف یونیورسل ٹریڈنگ کمپنی۔ اور میاں محمد یوسف صاحب آف کنٹی نینٹل موٹر ہاؤس کلکتہ کا بہت زیادہ حصہ ہے۔

احباب ان سب احباب کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا کرے۔

(منیجر)

جنگ میں افسر بھرتی ہونیوالے دوستوں کے پتے مطلوب ہیں

جو احمدی نوجوان موجودہ جنگ کے دوران میں فوج میں لفٹیننٹ یا اس سے کسی اعلیٰ رینک میں بھرتی ہوئے ہوں ان کے موجودہ پتے نظارت بیت المال کو مطلوب ہیں۔ لہٰذا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے کہ ان نوجوانوں کے رشتہ داروں کا فرض ہے۔ کہ ان کے موجودہ ایڈریسوں سے ناظر بیت المال کو جلد از جلد اطلاع دیں۔ اگر خود ان نوجوانوں کی نظر سے یا ان کے کسی دوست کی نظر سے یہ اعلان گزرے۔ تو وہ مطلوبہ اطلاع جلد مہیا فرما دیں۔ ناظر بیت المال

زعماء صاحبان انصار کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

صاحب صدر مرکزیہ انصار اللہ کی طرف سے ایک فارم بغرض تکمیل زعماء صاحبان انصار اللہ کی خدمت میں بھیجا گیا ہے۔ جس میں انصار اللہ کے ضروری کوائف۔ تعلیم۔ عمر۔ تاریخ بیعت اور پندرہ روزہ تبلیغ کے لئے ایام وقف۔ اور غیر احمدی رشتہ داروں کے متعلق تفاصیل پوچھی گئی ہیں یہ فارم مکمل ہو کر جلد مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔ تا انصار کے موقفہ ایام کے مطابق ان سے تربیتی اور تبلیغی کام لیا جا سکے۔ قادیان میں تو پندرہ روزہ تبلیغی پروگرام پر عمل درآمد عرصہ سے شروع ہے۔ لیکن بیرونجات میں ابھی باقاعدگی سے اس پر عمل درآمد شروع نہیں ہوا۔ اسلئے فارم کوائف انصار و موقفہ ایام تبلیغ وغیرہ بھجوائے گئے ہیں۔ وہ جلد مکمل ہو کر مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔ اس طرف زعماء صاحبان جلد توجہ کریں۔ قائد عمومی مرکزیہ انصار اللہ

نادر موقع

امرتسر کی ایک فیکٹری میں سات آسامیاں اسسٹنٹ فورمین کی نئی نکلی ہیں۔ تنخواہ -/۳۰۰ روپے ماہوار اور ۱۷½ فی صدی مہنگائی الاؤنس اور رہائش کیلئے کوارٹر مفت ملے گا۔ امیدوار کی تعلیمی قابلیت B. SC. Engineering ہو۔ اور R. C. C. کے کام کا تجربہ رکھتا ہو۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع نقول سرٹیفیکیٹ سرنامہ چھوڑ کر فوراً نظارت ہذا میں بھجوا دیں

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

اخبار "الفضل" کی ترقی

ہر احمدی "الفضل" کی زیادہ سے زیادہ ترقی کا خواہاں ہے۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ خریدار احباب قیمت باقاعدہ ادا کریں۔ اور اگر ان کے نام وی پی جائے تو اسے ضرور وصول فرمالیں۔ پچھلے دنوں جن پتوں پر سرخ نشان تھا۔ انہیں وی پی بھیجے گئے ہیں۔ جو انہیں ضرور وصول کر لینے چاہئیں۔ بصورت دیگر وہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ کے روح پرور خطبات۔ ارشادات اور ملفوظات کے مطالعہ سے محروم ہو جائیں گے۔ اور دفتر کو جو مالی نقصان پہنچے گا۔ وہ اس کے علاوہ ہوگا۔

(مینجر الفضل)

اعلانات نکاح

۱۔ راجہ محمود احمد صاحب جنجوعہ بارایٹ لا سرکاری وکیل سرگودھا کی صاحبزادی نسیمہ امجد صاحبہ کا نکاح راجہ صاحب موصوف کے بھتیجے کیپٹن راجہ احمد خاں صاحب جنجوعہ کے ساتھ دس ہزار روپیہ پر ۲ ؍ ۴۵ کو مسجد احمدیہ ۹ بلاک سرگودھا میں حافظ عبدالعلی صاحب نے پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جانبین کے لئے اس تعلق کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔

خاکسار چودھری فضل احمد امیر جماعت سرگودھا

۲۔ مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۴۵ء بروز جمعہ عصر و مغرب کے درمیان میرے لڑکے عبدالودود فاروقی صاحب کا نکاح رہنمائی بیگم بنت قاضی شاد بخت صاحب عباسی ریٹائرڈ سب انسپکٹر ساکن موضع علی پور کھیڑہ ضلع مین پوری (یو۔پی) کے ساتھ بعوض مہر ایک ہزار روپیہ ہوا۔ خطبہ قاضی صاحب موصوف نے پڑھا۔ جس کی تشریح خاکسار نے معزز حاضرین کے سامنے کی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے مبارک ہونے کے لئے دعا فرمائیں

عبدالغفور

احمدی سوداگران جفت کی ضروری اطلاع

احمدی سوداگران جفت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ہمارے ہاں ہر قسم کے بوٹ و شوز۔ لیڈیز و جنٹز و نیز بچوں کے جوتے

کنٹرول ریٹ پر

تیار ملتے ہیں۔ براہ مہربانی اپنی ضرورت کی چیزیں ہم سے منگوا کر حوصلہ افزائی فرمائیں

خواجہ شمس الدین احمدی کو لمبو شو فیکٹری ۱۸ جسونت بلڈنگ آگرہ

جب تک آپ زیادہ دام دینے پر آمادہ نہ ہوں، بہت سے دوکاندار یہی بہانہ کرتے ہیں کہ مال ختم ہوگیا۔ ان کی فوراً رپورٹ کیجئے۔ ان کی دوکان وغیرہ کی تلاشی لے لی جائے گی۔

حکومت ہند کے [illegible] سے شائع کیا

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۹ رمئی۔ یورپ میں لڑائی بند کرنے کے متعلق جرمنی کو ہتھیار ڈالنے کی جو شرطیں پیش کی گئی تھیں۔ کل برلن میں ان کی تصدیق ہو گئی۔

دہلی ۹ رمئی۔ کل رات کے ڈیڑھ بجے بادشاہ سلامت کی آواز ہندوستان میں سنی گئی۔ آپ نے فرمایا۔ ہم نے دشمن پر شاندار فتح پائی ہے۔ مگر آنے والے دنوں کے متعلق معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ہمیں کیا کام کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ایک وہ وقت تھا۔ جبکہ جرمنی نے سارے یورپ کو جنگ کی آگ میں دھکیل دیا۔ آج وہ جنگ ختم ہو چکی ہے۔ مگر ایک دشمن سے ہمیں ابھی نپٹنا باقی ہے۔ اور وہ ایسا دشمن ہے۔ جو آسانی سے میدان نہیں چھوڑتا۔ آپ لوگ لگاتار چھ سال فتح پانے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہے ہیں۔ اور آج فتح نے ہمارے حوصلے اور مضبوط کر دیئے ہیں۔ اور ہم آخری دشمن سے نپٹنے کے لئے تیار ہیں۔ میں اور ملکہ جانتی ہیں کہ آپ نے اس عرصہ میں کیسی مشکلات برداشت کیں۔ اور آپ کے ساتھ ہم بھی کچھ مشکلات برداشت کرتے رہے۔ اب آئندہ ایام میں آپ ثابت کر دیں۔ کہ ہمارے ارادے اٹل ہیں۔ اور ہم زندہ رہنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اگر اس فتح سے دنیا میں ایسی صلح کی بنیاد نہ پڑی۔ جو دیر تک قائم رہے۔ تو گویا ہم اپنے مقصد میں ناکام رہے۔ اور ہمارے سپوتوں کا خون رائیگاں گیا۔ آج خوشی کا دن ہے۔ مگر ان لوگوں کی یاد ہمیں ستا رہی ہے۔ جو اس جنگ میں کام آئے۔ مگر اس بات پر ہمیں فخر ہے۔ کہ ہمیں کل پھر کام شروع کرنا ہے۔ ہمیں فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ کہ ہم کوئی بات ایسی نہ کرینگے۔ جو جنگ میں کام آنیوالے سپوتوں کی شان کے خلاف ہو۔

لنڈن ۹ رمئی۔ تاجپوشی کے وقت سے لیکر اب تک لندن میں کبھی اتنا اجتماع نہ ہوا تھا۔ جتنا کل اس وقت ہوا۔ جبکہ بادشاہ سلامت نے فتح کا اعلان کیا۔ اس وقت مسٹر چرچل بادشاہ اور ملکہ کے درمیان کھڑے مسکرا رہے تھے۔ مسٹر چرچل نے اپنی تقریر میں کہا۔ تم سب پر خدا کی برکتیں ہوں۔ یہ آپ کی فتح ہے۔ ہماری تاریخ بہت پرانی ہے۔ لیکن اتنی بڑی فتح پہلے کبھی حاصل نہیں ہوئی۔

لنڈن ۹ رمئی۔ کل امریکہ میں پریذیڈنٹ ٹرومین نے فتح کا اعلان کیا۔ اور بتایا۔ کہ اتحادیوں کے سامنے کتنا بڑا کام ہے۔ آپ نے کہا جبتک جاپانی سمندری اور ہوائی بیڑہ اور فوج بلا شرط ہتھیار نہ ڈالدے۔ اس وقت تک ہم جاپان سے لڑتے رہینگے۔

لنڈن ۹ رمئی۔ کل چیکوسلواکیہ کے ریڈیو نے اعلان کیا۔ کہ پراگ میں جرمنوں نے بلا شرط ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔

لنڈن ۹ رمئی۔ رائٹرڈم میں ہالینڈ کے لوگوں کے لئے انگریزی جہازوں نے سامان خوراک پہنچانا شروع کر دیا ہے۔

لنڈن ۹ رمئی۔ اس وقت تک ساڑھے چار ہزار جنگی قیدیوں کو ہوائی جہازوں کے ذریعے جرمنی سے واپس لایا جا چکا ہے۔

لنڈن ۹ رمئی۔ مسٹر چرچل نے ان قیدیوں کے نام جو جاپانیوں کے قبضہ میں ہیں۔ ایک پیغام دیتے ہوئے کہا۔ کہ یورپ کی لڑائی ختم ہو چکی ہے۔ اب آپ کی آزادی کا زمانہ بھی دور نہیں ہے۔

لنڈن ۹ رمئی۔ روسی بھی آج فتح کا دن منا رہے ہیں۔

نیویارک ۹ رمئی۔ بلجیم کے شاہ لیوپولڈ اور ان کی بیوی کو ساتویں فوج نے جرمنوں سے آزاد کرا لیا ہے۔

لنڈن ۹ رمئی۔ مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے کل ڈیڑھ بجے بعد دوپہر برطانیہ اور برطانوی سلطنت کے نام ایک تقریر نشر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ جرمنی نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ اور یورپ کی جنگ ختم ہو گئی ہے۔ رود بار انگلستان کے جزیرے آج آزاد ہو جائینگے۔ مسٹر چرچل نے مزید کہا۔ کہ کہیں کہیں جرمن فوجیں روسیوں کے خلاف لڑائی کر رہی ہیں۔ لیکن اگر جرمنوں نے رات کے بارہ بجے کے بعد بھی لڑائی جاری رکھی۔ تو جنگی قانون کے ماتحت ان کی حفاظت نہ کی جائے گی۔ اس صورت میں جرمنوں پر ہر طرف سے حملہ کر دیا جائیگا۔ امریکہ کے صدر ٹرومین نے اور فرانس کے جنرل ڈیگال نے بھی جرمنی کے غیر مشروط ہتھیار ڈالنے اور یورپ کی جنگ ختم ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔

لنڈن ۹ رمئی۔ لنڈن کے باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنی کے پروپیگنڈا وزیر ڈاکٹر گوئبلز اس کی بیوی اور اس کے بچوں کی لاشیں برلن میں برآمد ہو گئی ہیں۔ ابھی ہٹلر اور گوئرنگ کی لاشیں برآمد نہیں ہوئیں۔

لاہور ۹ رمئی۔ حکومت پنجاب کے ایک سرکاری اعلان میں لکھا ہے۔ کہ پنجاب پر مغرب کی طرف سے ۲۷ راپریل سے ٹڈی دل کا حملہ شروع ہے۔ اضلاع ڈیرہ غازیخاں مظفر گڑھ۔ میانوالی اور جہلم کے متعدد دیہات پر ٹڈی دل کا حملہ ہو رہا ہے۔ اور یہ حملے اور بھی وسیع ہو سکتے ہیں۔ تاوقتیکہ فی الفور قابو نہ پا لیا جائے۔

لاہور ۹ رمئی۔ افسوس بیگم سر سکندر حیات خاں صاحب مرحوم طویل علالت کے بعد کل وفات پا گئیں۔ رحلت کے وقت آپ کے دو صاحبزادے سردار شوکت حیات خاں اور کپتان سردار عظمت حیات خاں آپ کے پاس موجود تھے۔

زیورچ ۹ رمئی۔ مفتی اعظم فلسطین کل بذریعہ طیارہ یہاں وارد ہوئے۔ آپ کے ساتھ دو جرمن ہوا باز بھی تھے۔ مفتی اعظم کو حراست میں لے لیا گیا۔

لنڈن ۹ رمئی۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمنوں نے اوش وٹز کے نظر بند کیمپوں پر جو ظلم وستم ڈھائے ہیں۔ ان کی تمام تر ذمہ واری براہ راست ہٹلر پر عائد ہوتی ہے۔ جرمنوں نے اوش وٹز کیمپ میں ۴۰ لاکھ روسیوں کو قتل کیا۔ ہر روز ایک ہزار سے ۱۲ ہزار تک اشخاص کو ہلاک کیا جاتا رہا۔ اور ان کی لاشوں کو جلایا جاتا۔

سان فرانسسکو ۹ رمئی۔ یورپ کی جنگ کے خاتمہ کے بعد جلد ہی سٹالن۔ چرچل اور ٹرومین میں کانفرنس ہونے والی ہے۔ دس مئی کے دن کی تاریخی اہمیت کے پیش نظر توقع کی جاتی ہے۔ کہ یہ کانفرنس دس مئی کو ہوگی۔

لنڈن ۹ رمئی یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت جو جرمن جنگی قیدی روس کی حراست میں ہیں۔ ان میں سے بیشتر کی ایک لمبے عرصہ تک وطن میں واپسی کا کوئی امکان نہیں۔ اس کا نتیجہ جرمنی کی فوجی طاقت پر پڑے گا۔ نئی نسل جس سے رنگروٹ بھرتی کئے جا سکتے ہیں۔ پیدا نہ ہو سکے گی۔ مسٹر چرچل اور پریذیڈنٹ ٹرومین اعلان کرینگے۔ کہ اتحادیوں کے جرمن قیدی تینوں طاقتوں کے قیدی ہیں۔

ماسکو ۹ رمئی۔ برلن میں روسیوں نے حالات کو معمول پر لانے کے لئے سخت تدابیر اختیار کی ہیں۔ برلن کے مزدوروں۔ افسروں اور انجینئروں کے نام بذریعہ پوسٹر ہدایات جاری کی جا رہی ہیں۔ جن میں برلن میں از سر نو تعمیر کے متعلق ہدایات درج ہیں۔ مزدور افسر اور انجینئر ان دیواروں پر لگے ہوئے پوسٹروں کے مطابق کام پر جا رہے ہیں۔ برلن پر حملہ کرنے والے روسی جرنیل اس وقت اسی تندہی سے کام کر رہے ہیں جس تندہی سے انہوں نے برلن پر حملہ میں حصہ لیا تھا۔ تباہ شدہ عمارتوں کے ملبہ کو اٹھانے کا کام زور شور سے ہو رہا ہے۔ برلن کے لوگوں کے نام راشن کارڈ جاری کئے جا رہے ہیں۔ اور خوراک کی سپلائی کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

ماسکو ۹ رمئی۔ روسی اخباروں کے رپورٹروں نے برلن سے اطلاعات روانہ کی ہیں۔ کہ نازیوں کی سرکاری دفاتر کی کئی عمارتیں بدستور جل رہی ہیں۔ شہر میں پانی نہیں۔ کہ آگ بجھائی جائے۔ شہر کے باشندوں کو کھانے کی اس قدر تکلیف ہے۔ کہ وہ گھوڑوں کی لاشوں کو کاٹ کاٹ کر کھا رہے ہیں۔ گلی بازار میں جہاں گھوڑے کی لاش نظر آتی ہے۔ لوگ اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔

واشنگٹن ۹ رمئی۔ وار ڈیپارٹمنٹ نے جنگ کے اختتام کے ساتھ ہی اعلان کیا ہے۔ کہ آٹھ سو بڑے ہوائی جہاز اس مقصد کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ کہ وہ یورپ میں لڑنے والی امریکن فوجوں کو پچاس ہزار ماہوار کے حساب سے واپس امریکہ پہنچائیں۔ جہاں کچھ وقت آرام کے بعد ان فوجوں کو جاپان کے خلاف لڑنے کے لئے بحر الکاہل میں بھیجا جائیگا۔

لنڈن ۹ رمئی۔ سپین میں جنرل فرانکو کے خلاف پولیٹیکل سازش پکڑی گئی ہے۔ سازشیوں کا مقصد یہ تھا کہ یورپین حالات سے فائدہ اٹھا کر انقلاب بپا کریں۔ لیکن پولیس کو پتہ چل گیا۔ جس نے ۴۷ سازشی گرفتار کر لئے۔ جنہیں جنرل فرینکو کے حکم سے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

نئی دہلی ۹ رمئی۔ یوم فتح کے سلسلہ میں وائسرائے ہند نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج کا دن دنیا کی تاریخ میں یادرہیگا۔ آج مکمل طور پر فتح حاصل کر لی گئی ہے۔ جرمنوں نے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ اور ہم فتح حاصل کرنے پر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔

لنڈن ۹ رمئی۔ کل آدھی رات جرمنی کے بلا شرط ہتھیار ڈالنے کی رسم برلن کی فوجی ٹیکنیکل عمارت میں ادا کی گئی۔ جس پر روس امریکہ برطانیہ اور فرانس کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔

لنڈن ۹ رمئی۔ آج دوپہر کے وقت جرمنی کے ہوائی جہازوں نے چیکوسلوواکیہ کے شہر پراگ اور اس کے آس پاس حملہ کیا۔ یہ حملہ ہتھیار ڈالنے کی شرائط پر سرکاری طور پر دستخط ہونے کے بارہ گھنٹہ کے بعد کیا گیا۔ کل رات باغی جرمن سپاہی ان علاقوں میں لوٹ مار کرتے رہے۔ جن پر ابھی تک انہوں نے قبضہ جما رکھا ہے۔

... صبح سویرے ہی صلح کی خبر سننے کے بعد لوگ گروہ در گروہ گرجوں میں جمع ہونے لگے۔ اور سب نے مل کر خدا کا شکر ادا کیا۔ آج ہر ...

روسی یہ سمجھ رہا ہے۔ کہ اس کے سر سے منوں بوجھ اتر گیا۔